11724 ـ میت نے اپنے پیچھے ماں باپ اور بغیر رخصتی ہوئی بیوی چھوڑی

سوال

جب خاوند فوت ہو جائے اور اس نے بیوی سے دخول بھی نہ کیا ہو اور خاوند کے ماں باپ اور ایك بھائی اور ایك بہن ہو اس کا ترکہ کیسے تقسیم ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

صرف عقد نکاح کے ساتھ ہی خاوند اور بیوی ایك دوسرے کے وارث بن جاتے ہیں، اور اگر خاوند یا بیوی میں سے دخول یعنی رخصتی سے قبل ہی کوئی ایك فوت ہو جائے تو دوسرے کے لیے اس کی وراثت ثابت ہو جائیگی.

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا گیا کہ: ایك شخص نے عورت سے شادی کی لیکن اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ ہی اس کی رخصتی ہوئی اور خاوند فوت ہوگیا تو اس کے متعلق حکم کیا ہے ؟

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما فرمانے لگے:

" اسے مہر مثل ملےگا، یعنی اس کے خاندان کی عورتوں کو جتنا مہر دیا گیا ہے اسے بھی اتنا ہی مہر ملےگا، نہ تو اس میں کوئی کمی ہو گی اور نہ ہی زیادتی، اور وہ بیوی عدت بھی گزارےگی، اور اس بیوی کو وراثت بھی ملےگی.

تو معقل بن سنان الاشجعی رضی اللہ تعالی عنہ کھڑے ہوئے فرمانے لگے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق جو کہ ہم میں سے ایك عورت ہے کے متعلق بھی اسی طرح کا فیصلہ کیا تھا جو آپ نے کیا ہے تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بہت خوش ہوئے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1145) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے الارواء الغلیل حدیث نمبر (1939) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

لا وکس یعنی کمی نہیں ہوگی، اور ولا شطط یعنی نہ ہی زیادتی ہو گی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" آیت کے عموم کی بنا پر دخول سے قبل یا بعد خاوند اور بیوی کی وراثت میں کوئی فرق نہیں، اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق رضی اللہ تعالی عنہا کو وراثت دینے کا فیصلہ دیا تھا، حالانکہ اس کا خاوند دخول سے قبل ہی فوت ہو گیا تھا،اور نہ ہی اس نے اس کا مہر مقرر کیا تھا، اور اس لیے کہ نکاح صحیح اور ثابت ہے تو وہ اس کی وارث بنےگی جیسا کہ دخول کے بعد ہوتا ہے " اھـ

اور ابن قدامہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" رہا وارث بننے کا مسئلہ تواس میں کوئی اختلاف نہیں، کیونکہ اللہ تعالی نے خاوند اور بیوی میں سے ہر ایك کا فرض حصہ مقرر کر رکھا ہے اور یہاں عقد زوجیت صحیح ثابت ہے، تو اس کی وجہ سے وہ وارث بنےگی؛ کیونکہ یہ نص کے عموم میں داخل ہے " اھـ

دوم:

سوال میں مذکور مسئلہ میں بھائی کسی چیز کے بھی وارث نہیں ہو سکتے، کیونکہ علماء کرام متفق ہیں کہ باپ کی موجودگی میں بھائی کو وراثت نہیں ملتی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (9 / 6).

سوم:

اور اگر کئی ایك بھائی (یعنی دو یا اس سے زیادہ) بھائی ہوں تو پھر ماں کو چھٹا حصہ ملےگا، چاہے بھائی وارث ہوں یا وارث نہ ہوں، چاہے مرد ہو یا عورتیں.

اس کی دلیل یہ فرمان باری تعالی ہے:

اور اگر اس کے بھائی ہوں تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے النساء (11).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر میت کی فرع وارث موجود ہو، یا اس کے کئی ایك بھائی ہوں، یا بہنیں ہوں، یا دونوں ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملےگا.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اس کے ماں اور باپ میں سے ہر ایك کو مال متروکہ کا چھٹا حصہ ملےگا اگر اس (میت) کی اولاد ہو، اور اگر

اس کی اولاد نہ ہو اور اس کے والدین اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کو ایك تہائی ملےگا، اور اگر اس کے بھائی ہوں تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے النساء (11).

اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ بھائی ہوں یا بہنیں، یا دونوں ہی سگے بھائی ہوں یا ماں کی طرف سے یا باپ کی طرف سے، اور نہ ہی اس میں فرق ہے کہ وہ وارث ہوں یا باپ کی وجہ سے محروم، جیسا کہ آیت کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی نے والد کے ہوتے ہوئے ماں کے لیے ایك تہائی فرض کیا ہے، پھر فرمایا:

اور اگر اس کے بھائی ہوں تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے .

تو یہاں فاء لائی گئی ہے جو کہ دوسرے جملے کو پہلے جملے کے ساتھ مرتبط کرنے اور اس پر بنا کرنے پر دلالت کرتی ہے، اور باپ کی موجودگی میں بھائی وارث نہیں بنتے، اور اس کے باوجود اس حالت میں ماں کے لیے چھٹا حصہ مقرر کیا ہے، جمہور علماء کرام کا قول یہی ہے.

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے یہ اختیار کیا ہے کہ: اگر وہ باپ کی وجہ سے محجوب ہوں تو وہ ماں کے لیے محجوب بن کر اسے چھٹے حصہ تك نہیں لے جائینگے.

اور یہ آیت کے ظاہر کے خلاف ہے اھـ

دیکھیں: تسہیل الفرائض صفحہ نمبر (33).

اور نیل المآرب میں کہتے ہیں:

" اور یہ حکم بھائی اور بہن میں ثابت ہے، اور بھائیوں کا باپ کی موجودگی میں وارث یا محجوب ہونے میں ماں کو چھٹے حصہ کی طرف محجوب کرنے میں کوئی فرق نہیں " اھـ

دیکھیں: نیل المآرب (2 / 62).

چہارم:

اور اس بنا پر صورت مسئولہ میں ترکہ کی تقسیم درج ذیل طریقہ سے ہوگی:

متوفی کی فرع وارث نہ ہونے کی بنا پر بیوی کو چوتھا حصہ ملےگا اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور ان (بیویوں) کے لیے مال متروکہ کا چوتھا حصہ ہے اگر تمہاری اولاد نہ ہو، اور اگر تمہاری اولاد ہو تو جو تم نے چھوڑا ہے اس میں سے ان کا آٹھواں حصہ ہے، اس وصیت کے بعد جو تم نے وصیت کی ہے، یا قرض کی

ادائیگی کے بعد النساء (12).

اور کئی ایك بھائی ہونے کی بنا پر ماں کو چھٹا حصہ ملےگا.

اور باقی مانندہ ترکہ باپ لے جائیگا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" فرضی حصے ان کے حقداروں کو دو، اور جو باقی بچے وہ میت کے اقرب ترین مرد کو ملےگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6732) صحیح مسلم حدیث نمبر (1615).

اولی یعنی اقرب ترین.

تو اس طرح ترکہ برابر برابر بارہ حصوں میں تقسیم کر کے تین حصے بیوی کو اور ماں کو دو حصے، اور باقی سات حصے باپ کو دیے جائینگے.

واللہ اعلم .